Registered

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۸) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۲۲ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

ایڈیٹوریل دفتر

ایڈیٹوریل و ایڈیٹوریل نوٹس

ہمکو یہہ خبر سنکر نہایت افسوس ہوا کہ مسٹر کالی چرن بینرجی ساکن کلکتہ کا انتقال ہوگیا ہے صاحب مرحوم کچھ مدت سے علیل تھے اور گو گذشتہ کانگرس کے جلسون میں بھی عادت کے مطابق شامل ہوئے لیکن بہ سبب ضعیف طبیعت جلسوں میں عملی طور پر شریک نہیں ہوسکتے تھے۔ آپ نہ صرف ایک لائق وکیل تھے بلکہ پبلک کامون میں آپکا بہت کچھ حصہ تھا پبلک تقریر میں آپکا کلام نہایت اعلی درجہ کا فصیح ہوا کرتا تھا اور ساتھ ہی حقایق سے مملو ہوا کرتا تھا۔ آپ بیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہوچکے تھے اور آنریبل کا خطاب حاصل تھا۔ علاوہ ازیں کے لا لیکچرر بھی تھے اور یونیورسٹی کے رجسٹرار کے عہدے پر بھی ممتاز ہوئے تھے۔ آپ مسیحیوں کے سربرآوردہ ارکان میں سے تھے اور ہرایک دینی سوشل اور ملکی معاملات میں انکی صلاح بغیر کوئی کام نہیں کیا جاتا تھا۔ آپ یونیورسٹی کے وائس پریسیڈنٹ اور نوجوانوں کی مسیحی انجمن کی کمیشن کے بھی پریسیڈنٹ ہے۔ علاوہ بریں آپنے ابتدائی زمانے میں ایک قومی کلیسیا بھی قائم کی تھی جو دنوں تمام ہی تھی۔ ہرصورت سے صاحب مرحوم ایک پبلک میں ممتاز تھے۔ انکی یادگاری میں ایک میموریل جلسہ بھی کلکتہ میں منعقد ہوا تھا جسمیں مسیحیوں کے علاوہ انگریز و ہندو و مسلمان بھی شریک ہوئے تھے اور انکی یادگاری میں کلمات تحسین کہے۔ بنگال کے لاٹ صاحب نے بھی جو اس جلسہ کے پریسیڈنٹ تھے اثناء تقریر میں یہہ کہا کہ خاموشی بعض اوقات زیادہ موثر ہوا کرتی ہے جبکہ ایک جاری پبلک اور زاتی نقصان درپیش ہو اور ہم چاہتے ہیں کہ اس موقعہ پر اپنے شکر کا اظہار کریں۔ لاٹ صاحب نے فرمایا کہ انکو یہہ فخر تھا کہ وہ ہے تیرہ سال سے آپکا تعارف حاصل تھا گو انہوں نے اس سے پہلے بھی آپ کا نام سنا ہوا تھا لیکن خاص کلکتہ میں آکر ان کے ساتھ زیادہ واقف ہوئے۔ انکو یاد ہے کہ جب پہلے پہلے انہوں نے بابو صاحب مرحوم کو دیکھا اور ان سے گفتگو کی تو انہوں نے یہہ خیال کیا تھا کہ وہ ضرور ایک رعب داب اور ہیبت شخص ہونگے لیکن اس کے برعکس انہوں نے انکو ایک فروتن اور خاکسار شخص پایا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جو بڑے بڑے کام بلا نمائش اور تنہائی میں کیا کرتا تھا۔ بار بار وہ اپنی تنہائی سے نکلکر اور حیثیت پیشوا بڑے بڑے ہندوستان کام اپنی زندگی میں کئے۔ بلکہ جہاں مشکلات آن پڑتی تھیں وہان بھی وہ پبلک میں نکل پڑتے تھے اور پھر بدستور تنہائی اختیار کرلیا کرتے تھے۔ اس پر حضور لاٹ صاحب نے یہہ فرمایا کہ ان کے ضرورہ طاقت کا راز بھی تنہائی تھی۔ تنہائی میں وہ سست ہوکر چپ نہیں رہتے تھے بلکہ اپنے کام میں بدستور معروف رہتے تھے۔ تنہائی ان کے لئے آرام کا باعث نہ تھی بلکہ انکو ہر ایک مہم کے لئے تیار کرتی تھی۔ لیکن وہ ایسے شخص نہیں تھے جو اپنے آپکو خواہ مخواہ کھلا پبلک میں پیش کرے۔ ایک موقعہ کا ذکر ہے کہ ایک مرد ممتاز نے لڑکوں کو صلاح دیتے ہوئے یہہ کہا کہ اگر تم اپنا تصور اونچا دن پر دکھانا چاہتے ہو تو تم اپنے آپ کو پبلک کے سامنے پیش کرو اور لوگ تمہاری حسب منشا قدر کرینگے۔ پھر آپنے فرمایا اگر لوگ چاہیں تو اس صلاح پر چلیں لیکن ایک اور مقولہ ہے کہ خاکسار ممتاز ہوگا۔ مسٹر بینرجی کی خاکساری صفت دینی والی خاکساری نہ تھی لیکن وہ ہمیشہ خدا کے نزدیک رہتا تھا اور روح اور پاکیزگی اور سچائی اور راستبازی اور صدق دلی اور نمک حلالی اور محبت میں وہ خدا کے حضور رہتا تھا۔ اور اگر وہ چاہتا تو اپنے آپکو ابھار دیسکتا تھا۔ لیکن سچ کہ سچے شاگردون کی طرح اس نے سیح ہی کے پاس آنا پسند کیا جسکو وہ پیار کرتا تھا۔ تاکہ وہ اسی کی صحبت سے تسلی حاصل کرے۔ چنانچہ وہ اب اس بادشاہوں کے بادشاہ کی حضوری میں پہنچ گیا ہے۔ لیکن انکی آواز اب تک ہمیں آرہی ہے۔ اور انکی دینی زندگی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ اور ہمکو بھی انکے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

شالامار باغ میں زنانہ پارٹی۔ فروری ... کو جناب شہزادی بمبا دلیپ سنگھ صاحبہ نے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پوتی ہیں۔ شالامار باغ میں ایک زنانہ پارٹی دی جسمیں معزز ہندو مسلمان شرفا کی بیبیوں کو مدعو کیا۔ وقت مقررہ پر سب بیبیاں جمع ہوگئیں۔ اور اگرچہ شالامار باغ شہر سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ تب بھی شہزادی صاحبہ کی خوش اخلاقی اور محبت جو وہ اپنی دیسی بہنوں سے کرتی ہیں بہت سی بہنوں کو وہاں کھینچ لے گئی۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس پارٹی میں جس قدر مسیح دیسی مستورات کا جمع ہوا۔ اتنا آج تک کسی زنانہ پارٹی میں نظر نہیں آیا۔ ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں تینوں کے لئے جدا جدا انتظام چائے میوہ۔ نقل وغیرہ کا کیا گیا تھا۔ اور ہماری بھی اسی فراخدلی و فیاضی کے ساتھ بہم پہنچایا گیا تھا شاید اور کسی پارٹی میں ہمیں پہنچایا گیا ہوگا۔



نہر کے جاری ہونے اور فواروں کے چلنے سے پارٹی کا لطف دوبالا ہوگیا تھا۔ اور مختلف گھروں اور مختلف خاندانوں کی بیبیاں آپس میں ایک دوسری سے ملکر جن کے لئے بغیر اس قسم کی پارٹی وغیرہ کے بہت ہی کم موقع باہمی ملاقات کا ہوتا ہے۔ بہت ہی خوش ہوئیں ؞

پارٹیاں باہمی ارتباط بڑھانے اور آپس میں ہمدردی پیدا کرنے کے لئے نہایت مفید سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن شہزادی صاحبہ ممدوحہ نے ایسی پارٹی کو زیادہ تر مفید بنانے کے لئے یہ تجویز بھی کی تھی کہ اس پارٹی میں کسی مفید مضمون پر جو تربیت اولاد سے تعلق رکھتا ہو۔ کوئی تقریر یا تحریر پڑھی جائے چنانچہ خاکسار کو اس خدمت کے لئے انہوں نے مجوز کیا۔ اور ان کے ارشاد کے موافق خاکسار نے ایک مضمون بچوں کی پارٹی قایم کرنے کی ضرورت پر پڑھکر سنایا۔ شہزادی صاحبہ اور دیگر بیبیوں نے بہت غور و توجہ سے اسے سنا۔ اور مسز چٹرجی صاحبہ نے نہایت مہربانی سے وعدہ فرمایا کہ وہ بچوں کی پارٹی کی تجویز میں ہر طرح مدد دینے کے لئے تیار ہونگی۔ یہ تجویز درحقیقت مسلمانوں اور ہندوؤں کے بچوں کے لئے ضروری سمجھ کر پیش کی گئی ہے۔ ہماری عیسائی بہنوں کے لئے خدا کے فضل سے اس قسم کے کافی سامان مہیا ہیں۔ تاہم وہ لوگ نہایت فیاضی دلی سے ہم لوگوں کی مدد کو تیار ہیں۔ مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ خود ہماری اپنی قومی بہنیں اپنے کام کو خود سنبھالیں اور دوسروں کی مدد کی محتاج نہ رہیں ؞

اس کے بعد سب حاضرین جلسے چائے وغیرہ پی۔ اور تھوڑی دیر تک فونوگراف سنا۔ اور ۶ بجے بعد سب بہنیں خوشی خوشی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئیں ؞ (تہذیب النسوان)

مسٹر گوپال کرشن گوکھلے جو آجکل شمالی ہند میں سیاحتی دوروں کے متعلق دورہ کر رہے ہیں۔ حال میں لاہور بھی وارد ہونے والے ہیں۔ یہ صاحب دکھن ایک بینظیر شخص ہیں حب الوطنی اور ہیجی بھلتی کی روح آپ کے رگ و ریشہ میں گھسی ہوئی ہے۔ آپ کے چال چلن قابل تقلید ہے۔ اور ایثار نفسی کمال درجہ کی ہے۔ آپ فرگسن کالج بمبئی کے ایک مشہور پروفیسر ہیں۔ یہ وہ کالج ہے جس پر کئی ایک لائق محب قوم نے اپنی زندگیوں کا افضل حصہ تعلیمی خدمت میں وقف کر رکھا ہے۔ انہیں میں سے علاوہ مسٹر گوکھلے کے مشہور مسٹر رینڈ بھی ہیں جو کمیٹی کے چیف پلیگ شپ میں چند سال ہوئے اول بکھے تھے۔ مسٹر گوکھلے تقریر و تحریر میں ید طولے رکھتے ہیں آپکا کلام فصیح ہونے کے علاوہ پرزور اور پرمعنی طور پر تاکید ہوا کرتا ہے بحث کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں ہوتا جس میں آپکا صبر نہو۔ جو شخص کہتا ہے اور علمی طور بسر کرکے بھی دکھاتا ہے وہ بیشک ہماری عزت اور قدر کے لائق ہے حال ہی میں جب اس ملک کے لوگ دادرسی کیا کرتے تھے کہ جنوبی افریقہ میں ہندوؤں کی نہایت ہی بےقدری ہوتی ہے تو مسٹر گوکھلے نے جیسے زور سے کہا تھا کہ جب اس ملک کے لوگ اپنی ادنیٰ اقوام کے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ نہیں کرتے بلکہ ان سے الگ تھلگ رہتے اور ان سے برتنا بھی پسند نہیں کرتے تو یاد رکھنا چاہئے کہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تم بھی ناپے جاتے ہو۔ آپ چار فروری سے لیکر ۱۰ فروری سنہ ۱۹۱۰ء تک لاہور میں قیام کرینگے۔ یہ صاحب اعتدال پارٹی کے لیڈر ہیں ؞

یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ مسٹر تلک بھی جو قومی پارٹی یعنی غیر معتدل پارٹی کے لیڈر ہیں وہ بھی پنجاب میں وارد ہونے والے ہیں۔ ہمیں شک نہیں کہ مسٹر تلک ایک بڑے سنسکرت دان ہیں اور دنیا کی طبیعت نہیں بھی پائی جاتی ہے لیکن ان کے خیالات کیسے ہی زیادہ آزادانہ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کے لئے شاید مفید نہوں ؞

مراسلات

جناب بہادر ریواز صاحب لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کی بٹالہ میں رونق افروزی

ہمیں شک نہیں کہ جب کبھی بڑے آدمی کا چھوٹے گھر میں جانا ہوتا ہے تو اس چھوٹے کی کتنی بڑی عزت افزائی ہوتی ہے۔ سوموار ۲۴ جنوری کو آپ صبح کو بٹالہ میں رونق افروز ہوئے۔ صاحب نو بٹالہ کا رنگ دوبالا بلکہ سہ بالا ہوگیا۔ جہاں اگر شکلا تحریر کروں تو شہر بٹالہ کا حال یہی تھا صفائی کوئی ایسا اچھا نہیں تھا۔ پھر صاحب موصوف کے رونق افروز ہونے سے کچھ اور ہی رنگت نکل آئی۔ ہر دروازے پر قلعی اور جھاڑے نے عجیب سماں باندھ رکھا تھا۔ اور بازار اسوقت عجیب طرز میں تھا۔ غرض شہر کی خوب صفائی ہوئی سڑکیں خوب درست ہوئیں۔ مگر دوکانوں کے تھڑوں کی خوب صفائی ہوئی۔ یعنے سب تھڑے گرائے گئے اور مسمار ہوتے

پہلے انجناب نے مشن - اے - پی - ایم - او - ائی - پی سکول کا ملاحظہ کیا۔ وہاں مسٹر کارنیلیس صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے سکول کو زینت و آراستہ کیا تھا پھر کچھ حال کر شہر کو دیکھا اور وہاں سے روانہ ہو کر بھی ہیں آئے۔ اب ادھر کی سنئے کہ لڑکے سفید لباس سے ملبوس تھے۔ اور مکان بھی کاغذ کے پھولوں سے خوب آراستہ تھا جس پر ویلکم یعنی خوش آمدید کا لفظ لگا ہوا تھا اور آنریبل - سکہ نیلیٹہ اور ویز کے پھریرے سانپ کی طرح لہرا رہے تھے۔ نہیں یہہ تو زندگی و نصرت دکھا رہے تھے۔ ہاں لاٹ صاحب کی آمد کا انتظار ہو رہا تھا جبھی تو سارے لوگ آنکھیں بچھا رہے تھے۔ بیٹے آگئے گھبرائے کیوں ہو۔ دیکھئے وہ دائیں تانگہ بھی آ رہا ہے لیکن تو سرکار نہیں۔ اب بالکل اس سے بس تک نہیں۔ دیکھئے ہمارے مہربان بزرگ پادری ویڈ صاحب نے انکی بڑکانی و تقدیر کی ہے آپ تھوڑی دیر تک بزرگ صاحب موصوف کے ساتھ ہوتے رہے۔ پھر لڑکوں نے اپنا ڈرل دکھایا اور جنگ کا موقع یاد دلایا۔ واپس ہوتے ہوئے خادم اور سب نے سلام کیا اور سب کا سلام خوشی خوشی قبول کیا۔ کاش کہ چھوٹوں کو بڑے ایسے ہی دیکھیں ؎

فقط ایس - بشیر از بٹالہ

میرٹھ سنٹرل سنڈے اسکول کا سالانہ جلسہ

جناب مہربان و مخدوم ایڈیٹر صاحب سلامت

بعد آداب کے عرض خدمت عالی میں یہہ ہے کہ از راہ نوازش یہہ چند سطور اندراج نور افشان فرما کر مجھ کو ممنون و مشکور فرمائیگا۔

بندہ نہایت خوشی کے ساتھ ناظرین نور افشان کو خبر دیتا ہے کہ میرٹھ سنٹرل سنڈے اسکول کا چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۰ وین جنوری سنہ بوقت شام ۴ بجے گرجہ گھر میں فراہم ہوا۔

پادری ٹی - ایس - ٹواپنہ صاحب میر مجلس ہوئے۔ اس جلسہ کی نوبت ہونے کی خاص غرض یہہ تھی کہ میرٹھ سنٹرل سنڈے اسکول کی خوش قسمتی سے یہہ پہلی مرتبہ ہے کہ یہاں کے لڑکے اور لڑکیوں نے سنڈے اسکول کے امتحان میں داخل ہو کر امتحان دیا اور ہم امیدواروں میں سے ۱۹ پاس ہوئے جن کے نام درجوں میں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ اوروں کو حوصلہ افزائی ہووے اور آئندہ کو بہت سے طلبا داخل امتحان ہو کر کامیاب ہوں اور علاوہ ان میں اس کلام کا بیج بوویں اور بہت سی روحیں مسیح خداوند کے نزدیک اکٹھی جاویں آمین۔ اور دیگر سنڈے اسکولوں کو اس بیان کے پڑھنے سے شوق پیدا ہووے اور وہ بھی اس میں معاون ہوویں اب میں مختصر بیان اس جلسہ کے پروگرام کا لکھتا ہوں جو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

شروع میں ۲۰ ۳ وین گیت کے گانے اور ماسٹر ایچ - کے - ہربرٹ کی دعا سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد کو میر مجلس پادری ٹی - ایس ٹواپنہ صاحب نے ۱۱۵ وان زبور بطور جوابی جملے کے پڑھا۔ پھر ایک لیکچر اس مضمون پر "سنڈے اسکول کے فوائد" ماسٹر ایس - گارڈنر اور ماسٹر ایم - بی ممبولیا صاحبان نے دیا۔ جو کہ نہایت پرجوش تھا جس سے حاضرین کو فائدہ ہوا۔ اس کا خلاصہ تحریر کرتا ہوں۔ ماسٹر گارڈنر صاحب نے ۴ فائدہ سنڈے اسکول کے بتائے۔

اول سنڈے اسکول سے بائبل کی پوری واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

دویم - غیر قوموں میں تعلیم دینے کا سنڈے اسکول ایک ذریعہ ہے۔

سویم میل و ملاقات کا ایک ذریعہ ہے۔

چہارم سنڈے اسکول بہت کے دماغ کو پاک رکھنا ذریعہ ہے بیٹے خدا کے حکم ماننے کا۔ پھر ایک گیت انگریزی کے اسکول سے ہوا جو بہت اچھا تھا۔ بعد کو ایک لیکچر مس ایم - اے - بیور صاحبہ سپرنٹنڈنٹ گرلز اسکول نے دیا اس مضمون پر کہ سنڈے اسکول کے امتحان دینے اور سند حاصل کرنے کی ضرورت آپ نے بہت جوش کے ساتھ پانچ باتیں بتائیں اول امتحان دینے اور سند حاصل کرنے سے عزت کی بات ہے اپنی نسبت اور اپنے دوستوں کی اور شہر والوں کی اور اسکول کو بھی عزت حاصل ہوتی ہے دویم سنڈے اسکول سبق کے سیکھنے میں اشتیاق بڑھتی ہے۔ سویم بائبل کا علم زیادہ - چہارم اوروں کو شوق ہوتا اور انکی ترقی ہوتی ہے تمہارے ایسا کرنے سے دوسروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ پنجم - ایک کاموں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے جو نیک نامی کا باعث ہوتی ہے۔ پھر آپ نے دوسرے تمطاؤس دوسرے باب کی ۱۵ وین آیت پڑھکر ختم کیا۔ پھر ایک گیت گایا گیا بعد کو مسز سی - ایم کیک صاحبہ سنڈے اسکول کے امتحان کی رپورٹ سپرد کی ہے۔ ایچ - ہیریسن نے سنائی - ۱۳ لڑکے و لڑکیاں مڈل ڈیویزن میں داخل ہوئے جنمیں سے ۱۱ پاس ہوئے ۵ درجہ اول میں اور ۶ درجہ سویم۔ جونیئر ڈیویزن میں ۸ داخل ہوئے اور آٹھوں پاس ہوئے ۲ درجہ اول میں اور ۴ درجہ دویم میں اور ۲ درجہ سویم میں۔ بعد ازاں ایچ ہیریسن صاحب نے فہرست پکاری اور سپرنٹنڈنٹ صاحبہ نے اسناد اور انعامات تقسیم کئے۔ ذیل کے ۱۹ لڑکے



پاس ہوئے اُن کے نام یہ ہیں۔

مڈل ڈویژن میں

نمبر	نام	درجہ
	نام	درجہ دوم میں پاس ہوا
۱	بدھو سنگھ	″ ″ ″
۲	علی حل	″ ″ ″
۳	مشتین مل	″ ″ ″
۴	مکل سنگھ	″ ″ ″
۵	او فیلیا گے	″ ″ ″
۶	قدوس پلاس	درجہ سوم ″ ″
۷	شکر پرشاد	″ ″ ″
۸	آر ایم اٹیمیڈس	″ ″ ″
۹	سوہا مسیح	″ ″ ″
۱۰	ترسی	″ ″ ″
۱۱	دوال پرشاد	″ ″ ″

جونیئر ڈویژن

نمبر	نام	درجہ
	نام	درجہ اول پاس ہوا
۱	مچھی مسیح	″ ″ ″
۲	مارٹین	″ ″ ″
۳	کلو مسیح	درجہ دوم ″ ″
۴	بریراس	″ ″ ″
۵	ابی گیل گے	″ ″ ″
۶	دھوا مسیح	درجہ سوم ″ ″
۷	قدرت مسیح	″ ″ ″
۸	نبی جیکب	″ ″ ″

ناظرین نور افشاں سے عرض ہے کہ مہربانی سے اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں کہ شکر امسال کثرت سے طلبا داخل امتحان ہو کر کامیاب ہوں آمین۔

راقم

جے ایچ بیبرسن اسکول ماسٹر از

میرٹھ

سیالکوٹ کنونشن کے چوتھے سالانہ جلسہ کے متعلق انتظامی کمیٹی کی روئیداد

(سلسلہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے)

(۳۱) سلسلہ کلام الہٰی ہاتھ سے آٹھ بجے ہال میں پادری اینڈرسن صاحب پڑھا کریں گے۔ عام کمیٹی پادری اینڈ صاحب۔ پادری بیرم صاحب بارہ بجے لیکچر ہال میں پادری لبھو مل صاحب فریسی کی تعلیم پر درس لیکچر۔ تیسرے پہر پادری گریڈ صاحب مکاشفات ۔ لیکچر پھر پادری بیرم صاحب کا مضمون جلال یسوع کا کام آسمان میں پانچ حصوں پر منقسم ہوگا۔ پادری اینڈ صاحب کا مضمون یسوع آتا ہے پانچ حصوں پر۔

(۳۲) مستورات کی تعلیم کا بندوبست کرنے کے واسطے ذیل کی کمیٹی مقرر ہوئی مس ای۔ ڈی۔ اینڈرسن مس ایم کلوبی صاحبہ مس چنگ صاحبہ۔ مسز شہباز۔

(۳۵) مفصلہ ذیل اصحاب سپیکر مقرر ہوئے۔ مس کرچی۔ مس بوس لڑکیوں کے واسطے مس انجل۔ مس کیل نیچے عمارت کیواسطے۔ مسز بریم۔ مس سنز بیک اور مسز جیرسن ہاؤس کے واسطے پادری بیلی صاحب بچوں کیواسطے۔ پادری گنڈال شنری اینڈرسن۔

(۳۳) خواجوں کیواسطے ٹینگ۔ لفٹنٹ ایٹ جے۔ ڈی۔ ٹرنر۔ اے بیک لیش۔ ڈاکٹر چند لال۔ پاسٹروں کے واسطے پادری وو عاد ال۔ پادری گنڈال۔ مسٹر لاد۔ شاد اوں اور استادوں کے لئے مسٹر وارث الدین۔ پادری لو چند۔ مسٹر اپل۔ مسٹر لاد۔ پادری لبھو مل۔ غیر مذاہب کیواسطے آر۔ ایم واعظ۔

مسٹر بیدا سنگھ۔ مسٹر حسن خان۔ پادری سیونت سنگھ پادری ہیٹ لیج مارٹن اس کے منتظم مقرر ہوئے۔

(۳۴) عام اجلاس وعدہ ستائش کی عبادتیں۔ پادری اینڈرسن صاحب گذشتہ کنونشن سے اب تک خدا کا کام۔ (وارث الدین) ہم کنونشن میں کیوں آتے۔ (پادری ٹیبرسن) یسوع مسیح کا خون ہمارے واسطے۔ (مشراینڈ) آنیوالا مسیح۔ (مسٹر بیرم) آسمانی یسوع۔ (پادری اینڈرسن) آنے والا یسوع۔ (پادری لبھو مل خیر) پادری گریڈ مکاشفات کی رو سے سبق۔ (مسٹری ٹینگ) پادری لیکنگ اور پادری گنڈال۔ (روما) پادری لو چند۔ ڈاکٹر فلکشر۔ (کنونشن کے بعد کیا ہوگا) ڈاکٹر بشیر۔ بعد جلسہ شہادت اور جلوس شہادتیں و دعائیں۔ مقرر کردہ کنونشن کمیٹی

وارث الدین گوجرہ

آر۔ ایم۔ واعظ سیالکوٹ

آریہ عقائد کی تردید خود دیانندی قلم سے

نمبر ۱۰

سوامی دیانند نے ویدوں کے الہامی ہونے کا ڈھونگ تو رچایا لیکن دراصل خفیہ طور پر اپنے شاگردوں کو ہدایت دے گئے ہیں کہ وید بھی رشی کی کتاب ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۸ ۔ کہ ویدوں کے معنی کسی کو بھی معلوم نہ تھے جب رشیوں نے مراقبہ میں بیٹھکر خدا سے مطالعہ کیا تو خدا نے ویدکے منتروں کے معنے بتلائے رشیوں نے ان معنوں کو جمع کرکے ایک ایک کتاب تصنیف کی جسکو برہمن کہتے ہیں سوامی کے تحریر کے مطابق ویدوں کا سارا

دارومدار گرنتھوں پر ہے اگر گرنتھ نہ ہو تو وید کا سارا کارخانہ کان نمکین شیشہ ہو جائیگا یعنی وید کو کوئی پڑھ ہی نہیں سکیگا گویا ایک الہامی کلام کے معنے دوسرے الہام میں دیئے ہیں یہ ایک ایسا اسلوب ہے کہ جس سے خواہ مخواہ ہنسی آرہی ہے مجھے ایک مثل یاد آگئی ایک شخص ان پڑھ نے کسی منشی کو کہا کہ مجھ کو ایک خط لکھدو منشی نے کہا کہ میری ٹانگ درد کرتی ہے اسی شخص نے کہا خط تو ہاتھ سے لکھو گے ٹانگ کا تعلق کیا اس منشی نے کہا کہ میرا لکھا ہوا کسی سے پڑھا نہیں جاتا اس لئے آخر مجھ کو ہی جا کر پڑھنا پڑتا ہے ٭

بعینہ وہی مثال آریہ اپدیشک کی ہے خیر ہمیں کیا تعلق ٭

سوامی جی لکھتے ہیں کہ گرنتھوں کے مصنفین نے سمادھست ہو کر وید کے معنے ایشور سے دریافت کئے اس لئے وید کا سارا دارومدار برہمنوں پر ہوا ہمیں چاہئے کہ پہلے ہم برہمن گرنتھوں کا سراغ لگائیں ٭

سوامی جی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۷۱ میں خود ہی یہ سوال اٹھاتے ہیں۔

سوال ان کتابوں میں جہاں بہت سا جھوٹ ہے وہاں سچ بھی ہے اسکو لینا چاہئے یا نہیں ٭

جواب ایسے سچ کی مثال زہریلے کھانے کی مانند ہے جس طرح اہل انجمادات زہریلے کھانے کو خواہ وہ آب حیات کی برابر کیوں نہ ہو استعمال کرنے پر بالکل چھوڑ دیتے ہیں اسی طرح غیر مستند کتابیں بھی قابل ترک ہیں ٭

ناظرین سوامی جی نے یہ اصول مقرر کیا ہے ہمیں امید ہے کہ اصول مذکورہ بہت سے مسائل کو حل کرنے والا ہوگا صرف ذرا غور وفکر کی ضرورت

اس اصول سے سوامی جی کا منشا ہے کہ جن گرنتھوں میں علاوہ سچ کے کچھ جھوٹ بھی ہو وہ گرنتھ بھی مثل زہریلے کھانے کے قابل ترک ہیں اب ہم اس اصول کو مدنظر رکھکر ستیارتھ کو پڑھتے ہیں ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۴۷ میں یوں لکھا ہے۔

چاروں ویدوں کے برہمن ۶ انگ ۶ اوپانگ ۴ اوپوید اور ۱۱۲۷ ویدوں کے شاکہا جو کہ ویدوں کے دیاکھیان روپ برہما آدی مہارشیوں کے بنائے گرنتھ ہیں انکو پرتہ پرمان یعنی ویدوں کے انکول ہونے سے پرمان اور جو انمیں ویدورودھ کتھن ہیں انکا اپرمان یعنی ترک کرتا ہوں ٭

یہاں تو سوامی جی سارا معاملہ ہی بگاڑ بیٹھے صاف لکھ دیا کہ برہمنوں میں بھی ویدورودھ کتھن ہیں اور جب انمیں ویدورودھ کتھن ہیں تو وہ بھی مثل زہریلے کھانے کے قابل ترک ہوتے اور گرنتھوں کو ترک کر کے معلوم نہیں ویدوں کا کیا کچھ بچ رہیگا جبکہ بغیر برہمنوں کے ویدوں کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں آریوں کو چاہئے کہ پہلے خود ویدوں کو اچھی طرح پڑھ و فکر حسب تحریر سوامی پڑھ لیں پھر کسی مذہب پر حملہ کریں ایسا نہ کریں کہ سوت نہ کپاس جولاہے سے لٹھم لٹھا ٭

صاحبو۔ سوامی جی کی تحریر کا کچھ تو پاس کرو ان کے حکم کی تعمیل کر کے ویدوں کو مثل پرانوں کے ردی خانہ میں پھینک کر آرام کرو اور غیر مذاہب کو بھی کچھ نہ کہو۔ اور صرف خالی ہاتھ مکھیاں مارا کرو یا ایشور سے پرارتھنا کرو کہ اور الہام نازل کرے ٭

یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ سوامی جی در اصل وید کے بھی معتقد نہ تھے صرف چند مریدوں کو خوش کرنے کے لئے ویدوں کے سر پر الہام کی ٹوپی اوڑھا رہے ہیں اندرونی طور پر ویدوں کے ردی ہونیکا اعتقاد اپنے معتقد شاگردوں کو بتلا گئے ٭

اس موخرالذکر عبارت میں ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ سوامی جی ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۰ پر لکھتے ہیں کہ ویدوں کے معنے کوئی نہ جانتا تھا اس واسطے رشیوں نے سمادھی لگا کر ایشور سے معنے دریافت کئے انہیں کا نام برہمن ہوا لیکن اب کہتے ہیں کہ میں ان باتوں کو جو برہمنوں میں ویدورودھ ہیں نہیں مانتا۔

ان سے مفصلہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱) برہمن۔ الہامی کتاب کا نام ہے۔

(۲) برہمن کے سوائے وید کوئی سمجھ نہیں سکتا۔

(۳) برہمنوں میں ویدورودھ باتیں ہیں۔

(۴) اُن غلط باتوں کو سوامی جی نے بغیر برہمنوں کے سمجھ لیا۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ اول تو آپ کہتے ہیں کہ ویدوں کو بغیر برہمنوں کے کوئی رشی بھی پڑھ نہیں سکتا جب یہ صحیح ہے تو آپ نے کس طرح سمجھا کہ ویدوں کے برخلاف باتیں بھی برہمنوں میں ہیں یہ ایک سوال غور طلب ہے اسی کے ساتھ دوسرا سوال یہ ہے کہ سوامی جی نے یہ نہ بتایا کہ جو گرنتھ کہ سمادھست ہو کر لکھے گئے پھر ان میں ویدورودھ باتیں کہاں سے آگئیں ان رشیوں نے سمادھی غلط کی یا خدا نے ہی معنے غلط بتائے ٭

یہ باتیں چار اعتراض آریہ سماج کے ذمہ قیامت تک رہینگے ہاں البتہ اگر سوامی جی تحریروں کو دریا برد کر دیں تو خیر ٭

(نمبر ۱۱)

صاحبان مجھے امید ہے کہ آپنے سوامی جی کا عقیدہ دربارہ وید اچھی طرح دیکھ لیا اُس کے الہامی ہونے کے متعلق دلائل دیکھ چکے ہیں کہ در اصل

لائق کھوج کے ہیں اور بہت سی باتین ہیں جنکی سچائی میں شبہ ہے۔ کونسی باتین مینے پوچھا؟ جواب دیا کہ بائیبل کی باتین اور اس کے بعض مسئلے لیکن مریم ان کی بابت گفتگو کرنا کیا فایدہ میں تمہارے سیدھے سادے خیالات کو بدلنا نہیں چاہتا اگر تم بائیبل کی ہر ایک باتون کو مانتی ہو اور اس کے ماننے سے تمہیں خوشی حاصل ہوتی ہے تو ہرگز اُن سے نہ پھرنا بلکہ شکر کرنا کہ تمنے وہ کتابین نہیں پڑھیں جو میری کم نصیبی ہوئی کہ مینے پڑھیں۔ پھر مینے کہا کہ پھر تمہارا کیا حال ہوگا؟ اس نے کہا میرا فکر کوئی نکرو۔ مجھ میں اتنا ہی فرق ہوا ہے کہ میں آگے سے زیادہ دانا بن گیا ہون۔ مینے کہا برادر بھی ایک سوال ہے کہ سچ بتلاؤ کہ تم دانا تو بن گئے ہو پر کیا آگے سے خوشی بھی زیادہ ہو؟ اس بات کا جواب اس نے کہا یہہ ہے کہ میں اُسی خوشی پر جو ایک خیال ہے بہت بھروسہ نہیں رکھ سکتا۔ مینے کہا کہ جانؔ میرا دل تو تمکو اس طرح بولتے سنکر بہت رنجیدہ ہوتا ہے۔ جواب دیا کہ اسی لئے تو میں تم سے پہلے ہی مذہبی باتون پر گفتگو کرنی نہیں چاہتا تھا اب آؤ کوئی اور باتون کا ذکر کرین پر میرے سے کچھ اور کہنا نہ ہوا تب وہ اٹھ کے چلنے کو طیار ہوا اور میرے سے کہا مریمؔ مہربانی کرکے میری گفتگو کا لحاظ نہ کرنا میرے مذہبی خیالات بدلنے کا باعث صرف زیادہ واقفیت یعنے علم ہے اور یہہ واقفیت مجھے دانا لوگون کی صحبت اور ان کی کتابین پڑھنے سے ہوئی یہہ کہہ کر اس نے اپنے گھر کی راہ لی اور مینے اپنے کمرے کی۔ اُس رات کو جب میں اپنے بستر پر سونے کے لئے گئی تو مین اُس گفتگو پر جو جان کے ساتھ ہوئی تھی بہت غور سے سوچنے

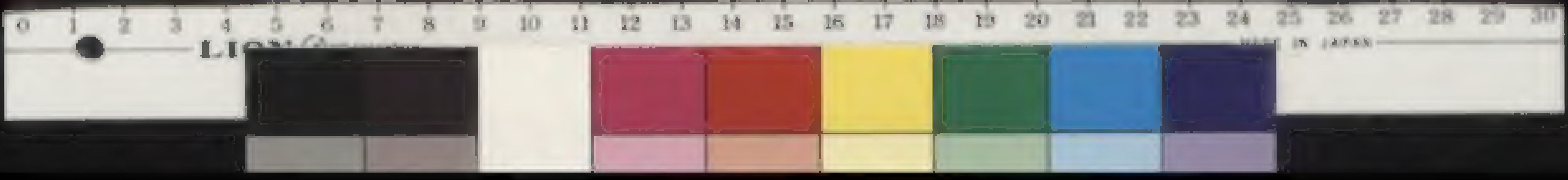
واسطے ایک شریف صاحب کی بیٹی کے سہیلی ہونے کی غرض سے ایک شایستہ ہوشیار اور نیک چلن لڑکی ضرورت ہے۔

میری استانی نے اس خاندان کی بہت تعریف لکھی اور یہہ صلاح دی کہ میرے واسطے اس سے بہتر کوئی اور صورت نہ ہوگی کہ میں فوراً اس نوکری کو قبول کرون گویا یہہ ایک راستہ میرے لئے پروردگار کی طرف سے تھا۔ مجھکو اپنی بسر کے لئے تو کچھ کرنا ضرور ہی تھا مگر یہہ کام میرے دل کو بالکل نہ بھایا۔ میرے خیال میں آیا کہ کیا عجب اگر وہ لڑکی جس کے لئے سہیلی درکار ہے بد مزاج اور بد طبیعت ہو۔ خود غرض اور خود پسند جو سوائے اپنی مرضی اور خوشی کے دوسرے کو کچھ بھی ہو۔ ایسی کے ساتھ میرا گذارہ کتنے دن ہو سکیگا؟ اس میں تو شبہ نہ تھا کہ اُس کے والدین صاحب زر اور ذی علم تھے لیکن پیسے اور علم ہی سے سچی شائستگی حاصل نہیں ہوتی اور نہ وہ اس سے دوسرون کے جو اُن سے غریب ہوں مگر شایستہ اور لائق ہون قدردان ہو سکتے ہیں۔ سچی شائستگی (کلچر) اور علم میں فرق ہے۔ یہہ سچ ہے کہ بغیر علم انسان مانند حیوان کے ہے۔ اور جو فوائد علم یعنے واقفیت سے اسے حاصل ہوتے ہیں ان کے بیان کی حاجت نہیں سب پر روشن ہیں لیکن اس میں بھی شبہ نہیں ہے کہ علم بلا آراستگی اور تربیت کے جس کو انگریزی زبان میں "کلچر" کہتے ہیں گھوڑا بلا لگام ہے۔ ہر ایک انسان کسی عمر میں کچھ نہ کچھ علم تو حاصل کر سکتا ہے لیکن تربیت وہ جوہر ہے جو سوائے بچپن کے حاصل نہیں ہو سکتی اسی لئے داناؤن نے یہہ کہا ہے کہ "ضرور ہے کہ علم اور



تربیت بچپن ہی سے ساتھ ساتھ سکھلائی جا رہی تھی۔ دوسرا خط بالکل اور قسم کا تھا اور اسمیں میرے لیے ایک اور ہی راستہ کھلتا نظر آیا اور یہہ ایسا ہی پسندیدہ اور صاف تھا جیسا کہ پہلا پُر از شبہ اور دھندلا۔ یہہ خط ایک جوان لڑکے یعنی جاؔن کی طرف سے تھا جو کہ اُس گاؤں کے پادری کا بیٹا تھا جہاں میرا باپ ڈاکٹر تھا وہ اور میں ایک ہی عمر کے تھے صرف دو ایک برس وہ مجھ سے بڑا تھا اور چونکہ میرے اور اس کے ماں باپ میں بہت دوستی تھی ہم لوگ کھیلنے کیواسطے ہر روز ایک دوسرے کے گھر میں آیا جایا کرتے تھے اس لئے بچپن ہی سے اُسمیں اور میرے میں محبت پیدا ہوئی تھی۔ ایسی محبت جیسی بھائی اور بہنوں میں ہوتی ہے۔ جب اُس کا سن بارہ برس کا ہوا تو اُس کے باپ نے اُسکو اسکول بھیجدیا پر جب اپنی چھٹیوں میں گھر آتا تھا تو مثل سابق ہمارے گھر آیا کرتا تھا اور میرے ساتھ بائیبل پڑھنے اور اُسکی مشکل باتوں پر بحث کرنا بہت پسند کرتا تھا اور میں نے اُس سے کئی نئی باتیں سیکھی تھیں۔ سبھوں کو یہہ یقین تھا کہ جاؔن ایک دیندار عیسائی لڑکا ہے۔ جب قریب سترہ برس کی عمر میں وہ ایک کالج میں بھیجا گیا۔ وہاں سے وہ دو برس تک اپنے باپ کے گھر نہیں آیا بعد دو برس کے اپنے باپ کی بیماری کا حال سنکر گھر آیا اور تیسرے روز ہمکو ملنے آیا۔ میں دور سے اس کو آتے دیکھ کر اس سے ملنے کو نکلی لیکن اس کے بڑھے ہوئے قدّ اور بدلے ہوئے چہرے کو دیکھ کر ایک لمحہ کیواسطے میری طبیعت رُکی میرے دل میں یہہ خیال آیا کہ گو کہ میں اور وہ ایک ساتھ پلے اور بڑھے ہیں تاہم اب ہم دونوں جوان ہیں اس لئے ہمکو اب لازم نہیں

ہے کہ اُسی شوق اور بے تکلفی سے ملیں جیسے آگے ملتے تھے پر یہہ خیالات ایک چشم زدن میں گذر گئے اور وہ اور میں ہمیشہ کی مانند بیٹھ کر پچھلی باتوں کا ذکر کرنے لگے۔ تھوڑی سی دیر بیٹھ کے وہ یہہ کہہ کر کہ میں پھر کل تمہارے باپ کو ملنے آؤنگا چلا گیا۔ حسب وعدہ دوسرے روز وہ آیا پر اس لئے کہ میرا باپ اپنے مریضوں کو دیکھ کر واپس نہیں آیا تھا میں نے اُس سے مذہبی باتوں پر گفتگو کرنی چاہی۔ پر اُس نے مجھے اور باتوں کا ذکر چھیڑ کر روک دیا۔ اتنے میں میرا باپ آگیا تب تو اور اور باتیں ہونے لگیں۔ دوسرے تیسرے دن جب وہ پھر آیا تو میں دوبارہ مذہبی باتیں درمیان میں لائی پھر یہہ معلوم کر کے کہ اُس نے پہلے ہی کی طرح مجھکو ٹالدیا میرے دل میں سخت شبہ اور خوف پیدا ہوا کہ کیا عجب اگر جاؔن نے اپنے مذہبی خیالات بدل ڈالے ہوں اور اس نیک سکلاوٹ سے جو بچپن سے اُس نے اپنی ماں سے سیکھی تھی منہ موڑا ہو۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ ابکی دفعہ جب میں اُس سے ملونگی تو ضرور اُس سے پوچھوں گی چنانچہ جب وہ کالج لوٹ جانے کے دو روز پیشتر ہمکو ملنے کو آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ جاؔن کیا باعث تھا کہ تم نے دو مرتبہ میری مذہبی گفتگو کو پسند نہیں کیا اور اُس سے باز رہنا چاہا۔ اُس کے جواب میں اس نے مجھے یوں کہا کہ مریم تم کبھی ہمارے سکول میں نہیں گئی نہ تم نے ان کتابوں کو پڑھا جو کہ اب میرے پڑھنے میں آئی ہیں۔ اس چھوٹی سی جگہ میں تم لوگ آجکل کے زمانہ اور خیالات سے بہت پیچھے ہو۔ آج کل کے لوگ اگلے لوگوں کے زمانہ سے بہت دانا ہیں جو لوگ تو اپنی نادانی سے بہت سی باتیں مانے بیٹھے تھے جو کہ حقیقت میں



سوامی جی ویدوں کو نہ مانتے تھے صرف دکھاوا یعنی چند مریدوں کو خوش کرنے کے لئے وید کا نام لے لیا تھا اور نمبر۱ میں جو کچھ سوامی جی کی تحریر سے پیش کیا گیا ہے وہ بھی ملاحظہ کر چکے اب ایک حوالہ اور دیتا ہوں جس سے ثابت ہو جائیگا کہ سوامی کے نزدیک وید بالکل قابل ترک اور ردی شے ہے۔

یہ تو یاد ہوگا کہ سوامی جی لکھتے ہیں کہ جن گرنتھوں میں کچھ سچ اور کچھ جھوٹ ہو وہ مثل زہر ملے کھانے کے ترک کر دینا چاہئے صرف اسی اصول کو یاد رکھتے ہوئے ناظرین رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۵ کا پرمان پڑھیں وہاں لکھا ہے۔ اسی طرح ساہمین وغیرہ زمانہ حال کے پرانک پنڈتوں نے پرانوں کی کتھاؤں کو جو ان کے ذہن میں سمائی ہوئی تھیں جگہ جگہ ویدوں میں بھی داخل کر دیا ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں ویدوں کے الفاظ کو فسانہ نویسی کی مشق کے لئے زمین بنایا گیا ہو یہاں تو فیصلہ ہی کر دیا گیا کہ ویدوں میں تحریف ہو چکی اور وہ بھی زہریلے کھانے کے قابل ترک ہے۔

آریہ سماجیو۔ کہاں ہو۔ ذرا غور کرو کیا ہدایت کی گئی ویدوں کو سلام کرو اور انکو ردی خانہ میں پھینک کر مکھیاں مارو بس

کہاں ہیں جو سوامی کے ہیں خاک پا۔
جو اس راہ کرتے ہیں جان کو فدا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گئے پیشوا
نصیحت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ لامذہب اپنا دین رکھتے ہیں۔
نہ ویدوں کی راہ پر یقیں رکھتے ہیں

رحمت مسیح از شاہ کوٹ

گلدستۂ اخبار

روس میں اس وقت تک کشت و خون جاری ہے۔ تازہ خبر ہے کہ چھپکے گروز جو پچھلے جنگ روس و جاپان میں بڑے بڑے کارہائے نمایاں کئے تھے قتل کر دیئے گئے جب وہ تھیٹر سے واپس آ رہا تھا تو ایک شخص نے گولی مار دی جس سے اسکا کام تمام ہو گیا۔

انرمجتی ایڈیٹر صاحب افسوس کرتے ہیں کہ باوجود ملک تیار کراچی کے میں وہاں کی پولیٹیکی کی دف سے اندرس خریدنے پر مجبور ہوں۔

کلکتہ میں پلیگ کا زور ہونے کی وجہ سے وہاں کی میونسپل صفائی کی طرف بڑی توجہ دے رہی ہے۔

دسمبر ۱۹۳۹ء کے آخر تک ۳۰۲۰۵۰۲۱۱۷۹۹ پونڈ کا سونا چاندی ہندوستان میں آیا۔ اور کلکتہ اور بمبئی ہر دو کی دار الضرب میں ۱۲۹۹۶۳۰۱ لاکھ کی مالیت کے روپے مضروب ہوئے۔

آج تک بمبئی میں افیون سے جو آمدنی ہوئی اس میں تخمینہ سے ۱۶۵۲۰۰۰ روپیہ کی کمی ہوئی مگر بنگال تک ۱۲۳۳۲۱۷۷۵ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ گو کل ہندوستان میں تخمینہ کی بہ نسبت ۱۲۷۹۷۵ روپیہ کا اضافہ ہوا۔

چنسورہ کے کنال جوٹ پریس بیٹی نیل کے کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ ۴۰۰۰۴۳۱۲ من نیل برباد ہو گیا۔ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ کل ۸ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔

ماسکو واقعہ روس کے ایک گرلس ہائی سکول میں میں پونڈ ڈائنامیٹ کا ایک بم گولہ

دریافت ہوا۔ آٹھ لڑکیاں گرفتار ہوئی ہیں۔

ٹرنسوال میں پارٹی فیلنگ بڑے زور وں پر ہے۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر بیکاف نے کیلیفورنیا کے کانگرس والا سے پھر ملاقات کی کہتے ہیں کہ آپس میں پھر باہمی حسن ظن پیدا ہو گئی ہے اور کہ ایک اطمینان بخش راضی نامہ پیدا ہو جاویگا۔

۳۰ اپریل کو انٹرنیشنل ایمیل ریڈنگ ایسوسی ایشن کا چھیواں سالانہ جلسہ قائم ہوگا۔ اس ایسوسی ایشن کے کل ممبر ۴۵۰۰۰ سے زیادہ ہیں ۱۰۰۰۰ سے زیادہ شاخیں ہیں اور ۷ سے زیادہ ملکوں میں اس کا مطالعہ جاری ہے۔ اس کے لٹریچر ۳۰ سے زیادہ زبانوں میں ترجمہ ہوتے ہیں۔

افسوس کی خبر ہے کہ انگریزی اور گجراتی اخبار دنیا نو دیا بمبئی کے سابق ایڈیٹر پادری جے اے ایٹ صاحب ڈی ڈی اخبار ہذا کی ایڈیٹری سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔

انڈیا کریچن اندیور اعلان کرتی ہے کہ کریچن اندیور سوسائٹیوں کی آئندہ کل دنیا کی کونشن ہندوستان میں سنہ ۱۹۴۹ء میں منعقد ہوگی۔

وائی ایم سی اے کی کل دنیا کی کمیٹی کی میٹنگ امسال لندن میں ماہ جولائی کے دوسرے ہفتہ میں فراہم ہوگی۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ نے جو اپنی ریاست میں پرائمری تعلیم مفت کر دی ہے اس کی تقلید میں راجہ صاحب کاٹھیاواڑ نے بھی ایسی ہی منشا ظاہر کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے علاقہ میں ایک سکول کی بنیاد ڈالی ہے اور تعلیم مفت دینے کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

کوکب ہند راجکوٹ کے ایک اخبار کے

حوالات میں مقیدہ کرکے شملہ واشی کی ایک کچہری میں چھپکنا اور جعلی ایناجرم اقرار دیا گیا ہے۔

شاہ معظم ایڈورڈ اور ملکہ افتتاح پارلیمنٹ سے پہلے پارس کی سیر جاینگے۔

ور جیپانہ کی ایک کوئیلہ کی کان میں ایک خوفناک حادثہ واقع ہوا جس سے پچاسی آدمی زندہ درگور ہوگئے۔

سناجاتا ہے کہ طاعون آسٹریلیا میں بھی پھوٹ نکلا ہے۔ وہان کے شہر سڈنی میں گیارہ وردات طاعون کی وقوع میں آئی ہیں جن میں سے دو مہلک تھیں۔

ہانگ کانگ میں اس شدت سے بارش ہوئی کہ دس منٹ کے اندر بندرگاہ کے آس پاس قریب کیصد چینی آدمی ہلاک ہوگئے۔ انگریزی جنگی جہاز کے ہتون کی جانیں بچائیں

بابو سپندر چکر برتی لندن کے ڈاکٹری امتحان انڈین میڈیکل سروس میں سب سے اول رہے۔

اشتہارات

ضرورت

سی ایم ایس شملہ کے لئے سنجیدہ اور روحانی ہندوستانی مسیحی ہندوستان کی ضرورت ہے جو شہر میں اور گرد و نواح کے دیہات میں بشارت انجیل کا کام کرسکیں۔

المشتہر

پادری جے ریڈمین۔ اور ملیف سملہ

سودیشی کی جے

تعجب ہے صاحبوں سے پشینہ سازی کے تے پرچہ وغیرہ پر اعلیٰ میں اپنا ثانی نہیں رکھتا چونکہ اس جگہ کے بیوپاری مال کی اصل قیمت سے دگنی دگنی قیمت وصول کرتے ہیں تو ایک پیسہ فی روپیہ کمیشن دیکر اصل لاگت پر چیز لینا چاہتے ہیں تو ایک پیسہ فی روپیہ کمیشن دیکر اصل لاگت پر چیز لے سکتے ہیں اگر ہمارا قول خلاف ثابت ہو تو ہم سے مال کا ہرجانہ وصول کر لیں۔

فہرست مال :-

چادر اصل پشینہ ۲×۴ ½ ۱۲۱ تا ۲۰ روپیہ چادر رفل ۶ تا ۱۲ روپیہ لوئی اونی ۶ تا ۱۰ روپیہ۔ دو شالہ زنانہ ومردانہ ۳×۱½ ۱۱ تا ۱۲ روپیہ چکلہ سر پشینہ ۳×۱½ ۱۰ تا ۱۵ روپیہ چادر سر پشینہ ۱½×۶ تا ۱۰ روپیہ۔ بٹن کوٹی فتوہی قمیض جنرنام خریدا جوڑت سنہری ۸ روپیہ جاندی ۶ روپی سٹ ہے۔ بروچ نام سنہری ۴ نام جاندی ۶ روپیہ ہے اس کے علاوہ گلوبند موزے دستانے وغیرہ اصل قیمت پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر

الیس جی ہلاسی رام منیجر پشینہ ایجنسی جلالپور جٹان ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

بھولی ٹرینٹی پیرش اسکول لاہور کے لئے ایک ایسے مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو جونیئر ٹریننگ یافتہ ہو خواتین معقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مسٹر انگلس صاحبہ

سی۔ ای۔ زیڈ۔ ایم۔ ایس۔ لاہور

نمبر ۱۰۰

دن آگئے جلد منگایئے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ

قوت کی گولیان

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہوچکی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس انگلش ٹانک ملا کر یہ گولیاں بنتی ہیں۔

مغز، دماغ، رگ اور خون کو طاقت دینے کا اثر رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی ویسے اکثر خواہ کسی وجہ سے ہو وقت ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی ہوتی ضعیفی کی سی حالت سے ڈھلے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت تیس گولیون کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہے۔

امتحاناً نمونہ کی گولیان بلاقیمت دی جاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت ان کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصول ڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاک خانہ و ضلع لکھئے

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تارہ چند دت اسٹریٹ کلکتہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۶ء بروز بدھ و دیگر ایام مابعد کو احاطہ جنرل سٹور لاہور میں ناکارہ وغیرہ وغیرہ اسباب مشتمل بر اشیاء مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے ۸ بجے شروع ہوا کریگا۔

تفصیل اسباب

پرانے مشتمل بر ٹکڑہ ریل۔ فش پلیٹ کا نیان دیگر اقسام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکڑہ ریل و چادری ٹکڑے پیتل پرانا در تیان کہنہ ریزاتی اسبات کی سیلپر کچھ کر قیمت چاندی کے سکے ہو سکے۔

تمام لاٹ بیعانہ ٪۲۵ خرید کردہ تاریخ خرید سے اور میعاد ایک ماہ کے اٹھانے چاہئے ورنہ ڈیمرج فی ہر لاٹ اسباب ۲ پائی فی من یومیہ کے لگایا جاویگا۔ اور وصول کیا جاویگا۔

تمام اسباب جو مفصلات کو روانہ کیا جاویگا اس پر بابت ریل ریلوے کے اسباب کے نرخ پر لگایا جاویگا اور مالک کی ذمہ داری پر روانہ کیا جاویگا۔

چیف سٹور کیپرس آفس
لاہور ۲۳ فروری ۱۹۱۶ء

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ جو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا یہ کہ بڑے بڑے مشنران انجیل اور کلیسیا کے کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی اعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ حسب ذیل ہے

عوام سے		سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو		"
" " پچیس " " "		"
" " پندرہ " " "		"
ادنیٰ ترین نرخ		"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر
پادری ای۔ جی میکگاؤ انڈو۔ یو۔ پی صوبجات

پریسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۹۱۳ء میں قائم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں سالہا سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۱۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۲ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہ تمام اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا خرچ کسی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے۔ ہندوستان کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں مستورات کو بیوگی کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ ہونے پر اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپیکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر
پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم اے۔
فینانشل ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور۔

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ہمراہ ضمیمہ
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاویگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی
کالم کا آٹھواں حصہ			
چوتھائی کالم			
نصف کالم			
پورا کالم			
پورا صفحہ			

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ آنہ ہوا کریگا تیاری سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جاویگا۔
(نوٹ) نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ فی پچاس پرچہ تعلیم سنڈے سکول بلا محصول
" " " " " مع محصول
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سرمہ ممیرہ بعد تجربہ میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا ناخونہ بھی سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ [illegible] آنکھوں کے [illegible] کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت تیز ہو جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی [illegible] مفید ہے [illegible] خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ [illegible] تین روپیہ۔ خالص سیری فی ماشہ [illegible] روپیہ محصول ڈاک [illegible] خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر

پروفیسر سیا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ آہلووالیہ صاحب نے ایجاد کیا ہے نہایت بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہنا جانا۔ دھند سوزش پرانی سرخی [illegible] بعض اوقات کمزوری نظر [illegible] اور آنکھ کی چھپر کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے شامل نہیں اس لئے بچوں کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم بی۔ سانگھی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی انگلینڈ و امریکہ

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تروتازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیلئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا ایسی سریع الاثر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق ڈویژنل جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں عینک لگاتا تھا ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے میں تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خان خلف وارث میاں محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپنے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم راجا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ہیرا لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو تقریباً پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی جعلی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے ۳ مارچ سنہ ۱۹ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی اے اڈیٹر و مہتمم نورافشان [illegible] کیواسطے [illegible] مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام [illegible] کے چھپا